

34

اللہ کے حقوق سے تجاوز کریں گے تو شیطان ضرور حملہ آور ہوگا

۱۲ دسمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۲ رجب ۱۴۲۴ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن



☆.....اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔

☆.....شیطان سے بچنے کے لئے خدا کے فضل کے ساتھ ساتھ نمازوں اور

استغفار پر التزام ضروری ہے۔

☆.....آج کل کے زمانے میں ایک معاشرتی کمزوری لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستی

اور اس کے نقصان دہ اثرات۔

☆.....انٹرنیٹ کے مضر استعمال اور اس کے نقصانات۔

☆.....شیطان سے بچنے کے لئے روزانہ کی جانے والی دعا.....

☆.....عائلی معاملات میں اور دیگر معاشرتی امور میں شیطان کی پیدا کردہ

رکاوٹیں۔

تشہد و تعوذ کے بعد درج ذیل آیت قرآنیہ تلاوت فرمائی

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (سورة النور آیت ۲۲)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

قرآن کریم میں چار پانچ مختلف جگہوں پر یہ حکم ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو، ان پر چلنے سے بچتے رہو۔ کبھی عام لوگ مخاطب ہیں اور بعض جگہ مومنوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ تو ایمان لانے والوں کو یہ تنبیہ کی ہے، مومنوں کو یہ تنبیہ کی ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے اس لئے ہمیں اب کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔ فرمایا کہ نہیں۔ تمہیں فکر کرنی چاہئے۔ کیونکہ جہاں تم ذرا بھی لا پرواہ ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری توجہ ہٹی تو تمہارا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہر وقت موجود ہے۔ کیونکہ شیطان گھات میں بیٹھا ہے۔ اس نے تو آدم کی پیدائش کے وقت سے ہی کہہ دیا تھا کہ اب میں ہمیشہ اس کے راستے پر بیٹھا رہوں گا اور شیطان نے اپنے پر یہ فرض کر لیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جو بھی آدم اور اس کی اولاد کے لئے نیک راستے تجویز کرے گا وہ ہر وقت ہر راستے پر بیٹھ کر ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اور شیطان نے یہ کہا کہ میں ان کے دلوں میں طرح طرح کی خواہشات

پیدا کروں گا تاکہ وہ سیدھے راستے سے بھٹکتے رہیں۔ مختلف طریقوں سے انسانوں کو ورغلائے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اگر ایک دفعہ میرے ہاتھ سے نکل بھی جائیں تو میں لگا تار حملے کرتا رہوں گا کیونکہ میں تھک کر بیٹھنے والا نہیں ہوں۔ میں دائیں سے بھی حملہ کروں گا، میں بائیں سے بھی حملہ کروں گا، پیچھے سے بھی حملہ کروں گا، سامنے سے بھی حملہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس نے ایک طرح کا چیلنج دیا تھا کہ ایسے ایسے طریقوں سے حملہ کروں گا کہ ان میں سے بہتوں کو تو شکر گزار نہیں پائے گا۔ تو خیر وہ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جواب دیا لیکن دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ناشکر گزار لوگ ہوتے ہیں تو واضح ہو گیا کہ وہ شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں۔ اور شیطان کے قدموں پر حکم بھی ہے کہ نہ چلو تو اس کا حکم کیا ہے۔ جیسا کہ واضح ہے کہ شیطان کا راستہ اختیار نہ کرو۔ ان باتوں پر عمل نہ کرو جو شیطان کے رستے کی طرف لے جانے والی ہیں۔ جب انسان مومن بھی ہو، پتہ بھی ہو کہ شیطان کا راستہ کون سا ہے اور پھر یہ بھی پتہ ہو کہ شیطان کا راستہ انتہائی بھیانک راستہ ہے۔ یہ مجھے تباہی کے گڑھے کی طرف لے جائے گا تو پھر کیوں ایسا شخص جو ایک دفعہ ایمان لے آیا ہو شیطان کے راستے کو اختیار کرے گا اور اپنی تباہی کے سامان پیدا کرے گا۔ کوئی عقل والا انسان جس نے ایمان بھی دیکھ لیا ہو، جانتے بوجھتے ہوئے کبھی بھی اپنے آپ کو اس تباہی میں نہیں ڈالے گا۔ تو پھر کیوں مومنین کو یہ تشبیہ کی گئی ہے کہ شیطان کے راستے پر مت چلو، اس سے بچتے رہو۔ تو ظاہر ہے یہ وارننگ، یہ تشبیہ اس وجہ سے دی گئی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ شیطان نے کھلے طور پر آدم کو، اس کی اولاد کو چیلنج دے دیا تھا کہ میں تمہیں ورغلا تا رہوں گا اور ایسے ایسے طریقوں سے ورغلاؤں گا، اور ایسی ایسی جہتوں سے حملہ کروں گا کہ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ ہو کیا گیا ہے۔ اور یہ حملے ایسے پلاننگ سے اور آہستہ آہستہ ہوں گے کہ تم غیر محسوس طریق پر یہ راستہ اختیار کرتے چلے جاؤ گے میرا مسلک اختیار کرتے چلے جاؤ گے۔

ایک دوسری جگہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ تم شیطان کے پیچھے نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں: ”اس آیت میں خُطُوَاتِ کا لفظ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ شیطان ہمیشہ قدم بقدم انسان کو گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ کبھی یکدم کسی انسان کو بڑے گناہ کی تحریک نہیں کرتا بلکہ اسے بدی کی

طرف صرف ایک قدم اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اور جب وہ ایک قدم اٹھالیتا ہے تو پھر دوسرا قدم اٹھانے کی تحریک کرتا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اور قدم بقدم اسے بڑے گناہوں میں ملوث کر دیتا ہے۔ پس فرماتا ہے ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تمہارا صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش ہو جانا اور باقی احکام کو نظر انداز کر کے سمجھ لینا کہ تم پکے مسلمان ہو ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر تم اسی طرح احکام الہیہ کو نظر انداز کرتے رہے تو رفتہ رفتہ جن احکام پر تمہارا اب عمل ہے ان احکام پر بھی تمہارا عمل جاتا رہے گا۔ پس اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو۔ اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔“

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۴۵۷)

پھر آپ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: ”اے مومنو! تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ اس لئے کہ جو شخص شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے گا وہ بدی اور بدکاری میں مبتلا ہو جائے گا۔ کیونکہ شیطان فحشاء اور منکر کا حکم دیتا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر برائی جو دنیا میں پھیلتی ہے اس کی ابتداء بھیانک نہیں ہوتی۔ شیطان کا یہ طریق نہیں کہ کوئی خطرناک بات کرنے کے لئے ابتداء میں ہی انسان کو تحریک کرے۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں حیاء و شرم کا مادہ رکھا گیا ہے اس لئے جس کام کو انسان صریح طور پر برا سمجھے اس کو فوری طور پر کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا۔ مثلاً شیطان اگر کسی کو سیدھا ہلاکت کی طرف لے جانا چاہے تو وہ نہیں جائے گا، ہاں چکر دے کر لے جائے تو چلا جائے گا۔ پس شیطان پہلے ہی کسی بڑی بدی کی تحریک نہیں کرتا بلکہ پہلے چھوٹی برائی کی جو بظاہر برائی نہ معلوم ہوتی ہو تحریک کرتا ہے۔ پھر اس سے آگے چلاتا ہے، پھر اس سے آگے، حتیٰ کہ خطرناک برائی تک لے جاتا ہے۔ گویا شیطان پہلے ہی گڑھے کے سرے پر لے جا کر انسان کو نہیں کہتا کہ اس میں کود پڑو بلکہ پہلے گھر سے دور لے جاتا ہے۔ (اس کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں) جس طرح ڈاکو گھر کے پاس حملہ نہیں کرتے یا جو لوگ بچوں کو قتل کرتے ہیں وہ گھر کے پاس نہیں کرتے بلکہ ان کو دھوکہ اور فریب سے دور لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں آؤ تمہیں مٹھائی کھلائیں اور جب شہر یا گاؤں سے باہر لے جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اب کوئی دیکھنے والا نہیں تو گلا گھونٹ کر مار دیتے ہیں۔ (یہاں بھی ایسے کئی واقعات ہوتے ہیں آپ پڑھتے ہیں اخباروں میں) یہی طریق شیطان کا ہوتا ہے۔ وہ پہلے انسان کو اس قلعہ سے نکالتا ہے جہاں خدا نے انسان کو محفوظ کیا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی فطرت صحیحہ کے قلعہ

سے۔ انسان اُس سے باہر چلا جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کوئی حرج نہیں مگر ہوتے ہوتے وہ اتنا دور چلا جاتا ہے کہ پھر اس کا واپس لوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو کر تباہ ہو جاتا ہے۔ جھوٹے الزامات کے ذکر کے ساتھ یہ نصیحت فرمائی کہ اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم یہ نہ کہنا کہ یہ معمولی بات ہے کیا ہوا اگر کسی پر ہم نے زنا کا الزام لگا دیا۔ یا یہ کہ ہم نے تو نہیں لگا یا کسی نے ہمیں بات سنائی اور ہم نے آگے سنا دی۔ شیطان کا یہی طریق ہے۔ وہ پہلے اپنے پیچھے چلاتا اور آہستہ آہستہ روحانیت اور شریعت کے قلعہ سے دور لے جاتا ہے اور جب انسان دور چلا جاتا ہے تو اس کو مار ڈالتا ہے۔ پس شیطان پہلے تو یہی کرے گا کہ تحریک کرے گا کہ دوسرے کی کہی ہوئی بات بیان کر دو، تمہارا اس میں کیا حرج ہے۔ لیکن جب تم ایسا کر لو گے تو پھر خود تمہارے منہ سے ایسی باتیں نکلوائے گا جب یہ بھی کر لو گے تو پھر اس فعل کا تم سے ارتکاب کروا لے گا۔ پس تم پہلے ہی اس کے پیچھے نہ چلو اور پہلے ہی قدم پر اس کی بات کو رد کر دو تا کہ تم تباہی سے بچو، محفوظ رہو۔ اور اس رد کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کی، اس کے فضل کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں نمازوں کے ذریعہ سے، استغفار کے ذریعہ سے اس کی مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ پانچ وقت نمازوں کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی راستہ سکھایا ہے کہ شیطان سے بچنے کے لئے پانچ وقت میرے حضور حاضر ہو اور میرا فضل مانگو تو انشاء اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رہو گے، بہت ساری برائیاں تمہارے اندر نہیں جائیں گی۔ کیونکہ شیطان تو جسم کے اندر ہر وقت موجود ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی عورتوں کے ہاں نہ جاؤ جن کے خاوند غائب ہوں کیونکہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی مانند دوڑتا ہے۔

(سنن دارمی کتاب الرقاق باب الشیطانی جری مجری الدم)

اب اس حدیث کی روشنی میں صرف اتنا ہی نہیں کہ ایسے گھروں میں نہ جاؤ جس گھر میں مرد نہ ہوں بلکہ ایک رہنما اصول بتا دیا ہے کہ نامحرم کبھی آپس میں اس طرح آزادانہ اکٹھا نہ ہوں جس سے شیطان کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔ بعض اور جگہ بھی اس بارہ میں احادیث ہیں جن میں سخت تشبیہ کی گئی ہے کہ اس طرح مرد عورت اکٹھے نہ ہوں۔ اب آج کل کے زمانہ میں دیکھ لیں، کالجوں یونیورسٹیوں میں ابتدا میں دوستی ہوتی ہے لڑکے لڑکی کی اور کہا یہ جاتا ہے کہ بس صرف دوستی ہے،

سٹوڈنٹ ہیں، اور اس کو غلط رنگ نہ دیا جائے۔ اور جو اس طرح دوستی کرنے سے منع کرے اسے سخت برا بھلا کہا جاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ یہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ جہاں پچھتاوے کے سوا کچھ اور نہیں رہتا۔ تو یہ اسلامی احکامات پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور یہی ہے جو شیطان آہستہ آہستہ اپنا کام دکھاتا ہے۔ پھر آج کل جو معاشرے میں کئی ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ دوستوں کا گھروں میں آنا جانا شروع ہو جاتا ہے۔ پہلے تو دوستوں کی موجودگی میں، پھر تعلقات بڑھ جاتے ہیں تو ان کی غیر موجودگی میں آنا جانا اور بے تکلفیاں ہوتی ہیں اور پھر یہ بڑھتی چلی جاتی ہیں اور اس کا پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے بہت سارے ایسے معاملات ہوتے ہیں جس میں پھر دونوں طرف سے گھرا جڑ جاتے ہیں۔ تو یہ سب اسلامی تعلیم پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

انٹرنیٹ کی مثال میں کئی دفعہ دے چکا ہوں۔ کئی گھر اس کی وجہ سے برباد ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی حدود سے جب تجاوز کریں گے، احکامات پر عمل نہیں کریں گے تو لازماً شیطان حملہ کرے گا۔ پھر بے شمار برائیاں ہیں جو شیطان بہت خوبصورت کر کے دکھا رہا ہوتا ہے اور جن سے اللہ کے فضل کے بغیر بچنا ممکن نہیں۔ مثلاً ایک اچھا بھلا شخص جو بظاہر اچھا بھلا لگتا ہے، کبھی کبھار مسجد میں بھی آ جاتا ہے، جمعوں میں بھی آتا ہوگا، چندے بھی کچھ نہ کچھ دیتا ہے لیکن اگر کاروبار میں منافع کمانے کے لئے دھوکہ دیتا ہے تو وہ شیطان کے قدموں کے پیچھے چل رہا ہے۔ اور شیطان اس کو مختلف جیلوں بہانوں سے لالچ دے رہا ہے کہ آج کل یہی کاروبار کا طریق ہے۔ اگر تم نے اس پر عمل نہ کیا تو نقصان اٹھاؤ گے اور وہ اس کہنے میں آ کر، ان خیالات میں پڑ کر، اس لالچ میں دھنستا چلا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جو تھوڑی بہت نیکیاں بجالا رہا ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتی ہیں اور مکمل طور پر دنیا داری اسے گھیر لیتی ہے اور ایسے لوگ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ شاید اب یہی ہے ہماری زندگی، شاید اب موت بھی نہیں آئی اور ہمیشہ اسی طرح ہم نے رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر نہیں ہونا۔ تو ایسے طریقے سے شیطان ایسے لوگوں کو اپنے قبضہ میں لیتا ہے کہ بالکل عقل ہی ماری جاتی ہے۔ پھر جب ایک برائی آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اٹھ جاتا ہے تو اس طرح پھر ایک کے بعد دوسری برائی آتی چلی جاتی ہے اور ایسے لوگ پھر دوسروں کے حقوق مارنے والے بھی ہوتے ہیں، دوسروں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ بہن بھائیوں کی جائیدادوں کو

کھا جانے والے بھی ہوتے ہیں، رحمی رشتوں کو بھلا دینے والے بھی ہو جاتے ہیں۔ غرض ہر قسم کی نیکی، ہر قسم کی برکت ان پر سے، ان کے گھروں سے اٹھ جاتی ہے اور یہ آپ بھی پھر آہستہ آہستہ بے راہروی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کی اولادیں بھی بے راہروی کا شکار ہو جاتی ہیں اور انجام کار یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے لوگ پھر جماعت میں بھی نہیں رہتے۔ تو شیطان کے ایسے پیروکاروں سے اللہ تعالیٰ خود بھی جماعت کو پاک کر دیتا ہے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو خود بھی آپ جائزہ لے کر یہی دیکھیں گے اور یہ بڑا واضح اور صاف نظر آ جائے گا کہ جماعت کو چھوڑنے والے اکثر ایسے لوگ ہی ہوتے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے ماحول سے بچائے، ایسی سوچوں سے بچائے، ایسے لوگوں سے بھی بچائے جن کا اوڑھنا بچھونا صرف دنیا کی لذات ہیں اور جو شیطان کے راستے پر چلنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان شیطانی راستوں سے بچنے کا طریق صرف ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اس کے آگے جھکو، اس کے سامنے روؤ، فریاد کرو، گڑگڑاؤ کہ اے اللہ شیطان ہر طرف سے ہم پر حملے کر رہا ہے اب تو ہی ہے جو ہمیں اس گند سے بچا سکتا ہے، اور شیطان کے حملوں سے بچا سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:-

”لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ۔“ ﴿﴾ فرما کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اے مومنو! شیطانی طریق اور شیطانی مذہب اور شیطانی اثر کو اختیار نہ کرو اور اس امر کو یاد رکھو کہ جو شخص شیطانی طریق اور مسلک کو قبول کرتا ہے وہ لازماً بدی اور ناپسندیدہ باتوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ شیطان ہمیشہ بدی اور ناپسندیدہ باتوں کی ہی تحریک کیا کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ کامل پاکیزگی بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس اس کا طریق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو اور اپنے حالات کو زیادہ سے زیادہ پاکیزہ لوگوں کی طرح بناؤ تا کہ وہ یہ دیکھ کر کہ تم پاکیزہ بننے کی کوشش کر رہے ہو تمہیں پاکیزہ بنا دے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ:

”شیطان ہمیشہ انسان کے پیچھے پڑا رہتا ہے حتیٰ کہ جب انسان خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے تب بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور کئی لوگ اس

کے دھوکے میں آ کر ایمان لانے کے بعد بھی اس کی باتوں کو ماننے لگ جاتے ہیں اور مرتد اور فاسق ہو جاتے ہیں اور یہ خطرہ اس قدر عظیم ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کوئی شخص بھی اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ مگر اس فضل کو جذب کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی صفت سَمِيعٌ سے فائدہ اٹھائے اور اس کے دروازے کو کھٹکھٹائے۔ اگر وہ اس کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا اور اس سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنالے گا تو اللہ تعالیٰ جو علیم ہے اور اپنے بندوں کے حالات اور ان کی کمزوریوں کو خوب جانتا ہے اس کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس کے نتیجے میں وہ شیطانی حملوں سے محفوظ ہو جائے گا اور اسے طہارت اور پاکیزگی میسر آ جائے گی۔“

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۲۸۱)

جب دعائیں کر رہے ہوں شیطان سے بچنے کے لئے جو کہ روز ہر احمدی کو ضرور کرنی چاہئیں تو آنحضرت ﷺ کی اس دعا کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ حدیث میں آتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں کچھ دعائیہ کلمات سکھائے اور دعائیہ کلمات سکھانے میں آپؐ کا انداز وہ نہ ہوتا تھا جو تشہد سکھاتے وقت ہوتا تھا۔ وہ کلمات یہ ہیں کہ:-

”اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ اور ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہری اور باطنی فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے۔ اور ہم پر جوع برحمت ہو۔ یقیناً تو ہی تو بہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر وہ نعمتیں مکمل فرما۔“

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد)

اب اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کے لئے یہ کتنی خوبصورت دعا ہے کہ شیطان کے حیلوں، اس کی طرف سے پیدا کئے ہوئے وسوسوں، اس کی شرارتوں سے بچنے کے لئے اللہ کا فضل اور اس کی پناہ ضروری ہے۔ تو سب سے بڑھ کر انسان کا اپنا نفس ہے جو ایسی باتوں کا شکار ہوتا ہے۔ کہ گو وہ اس حد تک تو نہیں پہنچتا جیسے کہ میں نے پہلے مثال دی ہے کہ بگڑتے بگڑتے اتنی دور چلے جاتے ہیں کہ نیکوں

کی جماعت میں رہ ہی نہیں سکتے۔ لیکن بعض چھوٹی چھوٹی بیماریاں جو ہیں ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ مثلاً کوئی جماعتی عہدیدار ہے، کارکن ہے یا کوئی شخص دنیاوی انتظامیہ میں ہے کہ عام روزمرہ کے تعلق اور واسطوں میں ہوتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی خدمت کرنے کا موقع مل جائے، کسی کام پر مقرر کر دیا جائے تو مقرر رہنے کے بعد اپنے سے پہلے عہدیدار یا کارکن کے متعلق نقائص نکالنے شروع کر دے کہ دیکھو یہ کام میں نے کیسے اعلیٰ رنگ میں کر لیا ہے جب کہ مجھ سے پہلے عہدیدار یا کارکن سے ہو ہی نہیں سکا۔ یا اس میں اتنی لیاقت ہی نہیں تھی کہ وہ کر سکتا۔ جب کہ صحیح طریق تو یہ ہے کہ اگر کام ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے مجھے یہ توفیق دی کہ یہ کام میرے ذریعہ سے ہو گیا ہے۔ اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! اب اس وجہ سے میرے دل میں کوئی بڑائی نہ آنے دینا اور میری اصلاح کر دینا۔ تو اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ ہوتے رہتے ہیں۔ تو انسان کو ہمیشہ یہ مد نظر رکھنا چاہئے ورنہ شیطان کے راستے پر چل کر کم از کم جو اچھا کام بھی ہوا ہو، ان کاموں کو مکمل کرنے کے بعد یونہی اپنی نیکی کا اظہار کرنے کے بعد کہ دیکھو میں نے یہ کر دیا، وہ کر دیا، اپنی نیکی کو برباد کرنے والی بات ہے۔ جب اس نہج پر اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے تو یہی سلامتی کا راستہ ہے۔ انسان کی بچت اسی میں ہے کہ سلامتی کے راستے تلاش کرے ورنہ پھر جیسا کہ فرمایا کہ تم روشنی سے اندھیروں کی طرف جاؤ گے اور یہ شیطان کا راستہ ہے روشنی سے اندھیروں کی طرف جانا۔ اس لئے ہمیشہ شیطان سے پناہ مانگتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اور یہ دعا کرو کہ اے اللہ! ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہر قسم کی فواحش سے ہمیں بچا۔ چاہے وہ ظاہری ہوں، چاہے باطنی ہوں۔ اور ظاہری سے تو پھر بعض خوف ایسے خوف ایسے ہوتے ہیں جو روکنے میں کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن چھپی ہوئی فواحش جو ہیں یہ ایسی ہیں جو بعض دفعہ انسان کو متاثر کرتے ہوئے بہت دور لے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ غلط نظارے ہیں، غلط فلمیں ہیں، بالکل عریاں فلمیں ہیں، اس قسم کی دوسری چیزوں کو دیکھ کر آنکھوں کے زنا میں مبتلا ہو رہا ہوتا ہے انسان۔ پھر خیالات کا زنا ہے، غلط قسم کی کتابیں پڑھنا، یا سوچیں لے کر آنا۔ بعض ماحول ایسے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر انسان اس قسم کی فحشاء میں دھنس رہا ہوتا ہے۔ پھر کانوں سے بے حیائی کی باتیں سننا۔ تو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ ہمارا

ہر عضو جو ہے اسے اپنے فضل سے پاک کر دے۔ اور ہمیشہ اسے پاک رکھ اور شیطان کے راستے پر چلنے والے نہ ہوں۔ اور ہم سب کو شیطان کے راستے پر چلنے سے بچا۔

پھر بعض گھروں میں بیویوں کی وجہ سے یا خاوندوں کی وجہ سے بعض مسائل کھڑے ہوتے ہیں۔ آپس کے گھریلو تعلقات، عائلی تعلقات ٹھیک نہیں ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر کھٹ پٹ شروع ہو جاتی ہے۔ یا میاں بیوی کے دوستوں اور سہیلیوں کی وجہ سے بعض مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو ان دوستوں کے اپنے کردار ایسے ہوتے ہیں کہ آپس میں میاں بیوی کے تعلقات غیر محسوس طریقے سے وہ بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ شیطان ہے جو غیر محسوس طریقوں پر ایسے گھروں کو اپنے راستوں پر چلانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اولاد ہے، نیک اولاد ایک نعمت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہئے۔ اولاد ذرا بگڑ جائے تو ماں باپ کو بڑی فکر پیدا ہو جاتی ہے، حال خراب ہو جاتا ہے۔ پھر لڑکیاں بعض ایسی جگہ شادی کرنا چاہتی ہیں جہاں ماں باپ نہیں چاہتے، بعض وجوہ کی بنا پر، مثلاً لڑکا احمدی نہیں ہے، یا دین سے تعلق نہیں ہے۔ مگر لڑکی بصد ہے کہ میں نے یہیں شادی کرنی ہے۔ پھر لڑکے ہیں، بعض ایسی حرکات کے مرتکب ہو جاتے ہیں جو سارے خاندان کی بدنامی کا باعث ہو رہا ہوتا ہے۔ تو اس لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ ہماری اولادوں کی طرف سے ہمیں کسی قسم کے ابتلا کا سامنا نہ کرنا پڑے بلکہ ان میں ہمارے لئے برکت رکھ دے۔ اور یہ دعا بچے کی پیدائش سے بلکہ جب سے پیدائش کی امید ہو تب سے شروع کر دینی چاہئے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی ہے کہ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ تو اولاد کے قرۃ العین ہونے کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ تو جب ہر وقت انسان یہ دعا کرتے رہے کہ اے اللہ! تو ہم پر رحمت کی نظر کر، اور ہم پر رحمت کی نظر ہمیشہ ہی رکھنا، کبھی شیطان کو ہم پر غالب نہ ہونے دینا، ہماری غلطیوں کو معاف کر دینا۔ اور ہم تجھ سے تیری بخشش کے بھی طالب ہیں، ہمارے گناہ بخش۔ اور ہمارے گناہ بخشنے کے بعد ہم پر ایسی نظر کر کہ ہم پھر کبھی شیطان کے چنگل میں نہ پھنسیں۔ اور جب اتنے فضل تو ہم پر کر دے تو ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا بنا، ان کو یاد رکھنے والا بنا اور سب سے بڑی نعمت جو تو نے ہمیں دی ہے وہ ایمان کی نعمت ہے، ہمیشہ ہمیں اس پر قائم رکھ، کبھی ہم اس سے دور جانے والے نہ ہوں۔ اور دعا پڑھتے رہیں۔ ﴿رَبَّنَا لَا

تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً. إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ. ﴿۱۰۰﴾۔ اگر دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہوگی تو شیطان مختلف طریقوں سے مختلف راستوں سے آکر ورغلا تا رہے گا اور اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے بغیر نہیں بچا جا سکتا، جیسے کہ میں پہلے بیان کرتا آ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہی بات کرتا ہے جو پیشگی اس سے دعائیں مانگے اور جس پر اس کی رحمت ہو۔ اور یہ رحمت اس وقت اور بھی بہت بڑھ جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے۔

حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں۔ کہ ایک بزرگ تھے جن کے پاس ان کا شاگرد کافی عرصہ رہا اور تعلیم حاصل کرتا رہا۔ جب وہ تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے گھر جانے لگا تو اس بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ میاں تم اپنے گھر جا رہے ہو کیا تمہارے ملک میں شیطان ہے؟ وہ یہ سوال سن کر حیران رہ گیا۔ اور اس نے کہا شیطان بھلا کہاں نہیں ہوتا۔ ہر ملک میں شیطان ہوتا ہے اور جہاں میں جا رہا ہوں وہاں بھی شیطان موجود ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ اگر وہاں شیطان ہے تو پھر جو کچھ تم نے میرے پاس رہ کر علم حاصل کیا ہے جب اس پر عمل کرنے لگو گے تو لازماً شیطان تمہارے رستہ میں روک بن کر حائل ہوگا۔ ایسی حالت میں تم کیا کرو گے؟ وہ کہنے لگا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا، اس سے لڑوں گا۔ وہ بزرگ کہنے لگے بہت اچھا تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ تمہارے دفاع کی تاب نہ لا کر بھاگ گیا۔ لیکن جب پھر تم عمل شروع کرو گے وہ حملہ کرے گا تو پھر کیا کرو گے۔ انہوں نے کہا پھر میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔ پھر اگر وہ دوڑ جائے گا پھر عمل کرنے لگو گے تو پھر آ جائے گا۔ جب دو تین دفعہ اس نے پوچھا تو شاگرد نے کہا کہ مجھے تو سمجھ نہیں آئی آپ مجھے بتائیں میں کس طرح مقابلہ کروں۔ جب میں مقابلہ کرنے لگوں گا تو شیطان دوڑ جائے گا۔ جب میں عمل کرنے لگوں گا تو شیطان پھر آ جائے گا۔ تو بزرگ نے کہا کہ اگر تم اپنے کسی دوست کے گھر جاؤ اور اس کے دروازے پر ایک کتاب بندھا ہو اور وہ تمہیں کاٹنے کو پڑ جائے تو تم کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں اس کا مقابلہ کروں گا جو میرے ہاتھ میں سوٹی ہے، چھڑی ہے یا زمین پر کوئی روڑہ پھر نظر آئے تو اس کو ماروں گا اور اس کو بھگا دوں گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے دوڑ گیا۔ پھر جب تم اس کے دروازے میں داخل ہونے لگو پھر تمہاری ٹانگ پکڑ لے گا تو پھر کیا کرو گے۔ کہا پھر میں اسی طرح ماروں گا۔ تو دو تین دفعہ جب انہوں نے پوچھا کہ کیا کرو گے کتے کے

ساتھ۔ تو کہنے لگا آخر میں یہی ہوگا کہ اس دوست کو آواز دوں گا کہ تمہارا کتاب مجھے آنے نہیں دے رہا تم میری جان چھڑاؤ اس سے۔ تو اس بزرگ نے کہا کہ یہی شیطان کا حال ہے۔ شیطان بھی اللہ میاں کا کتاب ہے۔ جب انسان پر بار بار حملہ آور ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کے قریب نہ ہونے دے تو اس کا یہی علاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اسے آواز دو کہ اے اللہ! میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر آپ کا یہ کتاب مجھے آنے نہیں دیتا۔ اسے روکنے تاکہ میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے روک دے گا اور انسان شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا۔ تو فرماتے ہیں کہ غرض طہارت کامل جس کے بعد کوئی ارتداد اور فسق نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔ پہلے انسان آپ پاک ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگے، اس کے آگے روئے، گڑ گڑائے کہ مجھے شیطان سے بچاؤ پھر اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل حال ہو جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے جسے انسانی دعائیں اپنی طرف کھینچتی رہتی ہیں۔

تو یہ ہے شیطان سے بچنے کا طریقہ کہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑاؤ اور غیر اللہ سے دل نہ لگاؤ۔

پھر حدیث میں شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ بتاؤں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ سکھایا کرتے تھے۔ وہ یہ دعا تھی کہ اے اللہ! میں عاجز آجانے، سستی، بخل، بزدلی، انتہائی بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں۔ اے میرے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر۔ ﴿وَذَكِّهَا وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْ ذَكَّهَا﴾ اور اس کو، نفس کو پاک کر اور تو ہی بہترین پاک کرنے والا ہے۔ انسان کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ہی ہوں جسے چاہتا ہوں پاک کرتا ہوں تو اس کا ولی اور اس کا مولیٰ ہے۔ اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو خشوع اختیار نہیں کرتا اور ایسے دل سے جو کبھی سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع نہیں دیتا۔ اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(سنن نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من العجن)

اب یہ بھی ایک بڑی جامع دعا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو پاک کرتی ہے اور پاک رکھتی ہے، شیطان کے حملوں سے بچاتی ہے۔ کوئی شخص اپنے زور بازو سے کبھی بھی پاک

صاف نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جسے چاہتی ہے پاک کرتی ہے اور پاک کرنے کے لئے بھی ایک مڑگی کی ضرورت ہے۔ جو پاک کرنے والا ہو۔ اور جماعت سے علیحدہ ہو کر کوئی جتنا مرضی دعویٰ کرے کہ ہم بہت پاکیزہ ہو گئے ہیں اور شکر ہے ہم آزاد ہو گئے جماعت سے، یہ سب ان کے دعوے ہیں اور جا کر دیکھنے سے پاکیزگی ان کے گھر میں کبھی نظر نہیں آئے گی۔ تو مڑگی بھی اللہ تعالیٰ کے خاص لوگ ہوتے ہیں، انبیاء ہوتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ تعلق جوڑنے والے بھی پاک ہو سکتے ہیں۔ جو ان سے تعلق نہ جوڑے وہ کبھی بھی پاک نہیں کہلا سکتے۔ تو اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی اس میں یہ جو فرمایا ہے کہ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے حضرت مصلح موعودؑ نے لکھا ہے کہ اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ اندھا دھند جس کو چاہے پاک کر دے گا اور جس کو نہیں چاہے گا نہیں پاک کرے گا۔ پھر تو نیکیاں کرنے کا، اس کا فضل مانگنے کا فائدہ ہی کوئی نہیں رہتا۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو خدا کا پسندیدہ ہو جاتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والا ہو جاتا ہے اسے خدا اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اور اسے پاک کر دیتا ہے۔ تو اس زمانہ میں محبوب وہی ہیں جو اس کے محبوب کے محبوب ہیں۔ جو اس کے محبوب سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ تو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھنے والے ہی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے پاکیزگی کا تعلق رہنا چاہئے اور شیطان سے بچنے کے لئے، پاک ہونے کے لئے ہر وقت مسیح وعلیم خدا سے اس کا فضل مانگتے رہنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ﴿فَلَا تُزْكَوْا أَنْفُسَكُمْ﴾ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ معصوم اور محفوظ ہونا تمہارا کام نہیں ہے خدا کا ہے۔ ہر ایک نور اور طاقت آسمان سے ہی آتی ہے۔

(البدرد جلد ۲ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۹ جون ۱۹۰۳ء)

تزکیہ نفس ایک ایسی شئی ہے کہ خود بخود نہیں ہو سکتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے { فَلَا تُزْكَوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى } کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے نفس یا عقل کے ذریعہ سے خود بخود مڑگی بن جاویں گے۔ یہ بات غلط ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔

(البدرد جلد ۲ نمبر ۳۶ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء)

پھر فرماتے ہیں کہ:

”عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفے کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام طاقتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا کہ رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسے ہی باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب تم دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو۔ اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔ سچائی اختیار کرو، سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اُس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بد بخت آدمی اپنے فاسدانہ افعال کو اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت تک پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ۔ بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

پھر آپ نے فرمایا:

”تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔..... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تزلزل کرو تا تم بخشنے جاؤ۔ نفسانیت کی فریبھی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فریبہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خد اراضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔..... تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچے مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲-۱۳)

پھر آپ نے فرمایا: ”خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمر بستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔ غرض اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ بہکنے والا قدم رکھے گا۔ اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جاوے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے۔ اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۶۵۸)

پھر آپ نے فرمایا:

تقویٰ کے دو درجے ہیں۔ بدیوں سے بچنا اور نیکیوں میں سرگرم ہونا۔ دوسرا مرتبہ محسنین کا ہے۔ اس درجے کے حصول کے بغیر اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہو سکتا اور یہ مقام اور درجہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل بھی نہیں ہو سکتا۔ جب انسان بدی سے پرہیز کرتا ہے اور نیکیوں کے لئے اس کا دل تڑپتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دستگیری کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دارالامان میں پہنچا دیتا ہے (یعنی امن کی جگہ پہنچا دیتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھے، اپنی رضا کی راہوں پر چلائے، ہمیں اپنے عبادت گزار بندوں میں سے بنائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے احکامات کی روشنی میں اپنے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اپنے دارالامان میں رکھے۔

